114670- جنسی طور پر عاجز اور ہیجڑے کی شادی کا حکم اور دونوں میں فرق

سوال

میرے لیے ایک ایسے شخص کا رشتہ آیا ہے جو جنسی طور پر عاجز ہے، وہ اپنے آپ کو ہیجڑہ کہتا ہے، صراحت کے ساتھ مجھے تو اس کلمہ کی سمجھ نہیں، کیا میں اس کا رشتہ قبول کر لوں یا نہ ؟

یہ علم میں رہے کہ بچپن میں میرے ساتھ ایک حادثہ پیش آگیا تھا مجھے معلوم نہیں کہ میں کنواری ہوں یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

1 خنثیٰ لغت عرب میں اس شخص کو کہتے
ہیں جو نہ تو خالص مرد ہو اور نہ ہی خالص عورت، یا پھر وہ شخص جس میں مرد و عورت
دونوں کے اعضاء ہوں، یہ خنث سے ماخوذ ہے جس کا معنیٰ نرمی اور کسر ہے، کہا جاتا ہے
خنثت الشئ فتخنث، یعنی : میں نے اسے نرم کیا تو وہ نرم ہو گئی، اور الخنث اسم ہے.

اور اصطلاح میں : اس شخص کو کہتے ہیں
جس میں مرد و عورت دونوں کے آلہ تناسل ہوں، یا پھر مردانہ یا زنانہ کوئی عضو ہی نہ
ہو، اور صرف پیشاب نکلنے والا سوراخ ہو.

2 اور المخنث : نون پر زبر کے ساتھ :
اس کو کہتے ہیں جو کلام اور حرکات و سکنات اور نظر میں عورت کی طرح نرمی رکھے، اس
کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

جو پیدائشی طور پر ہی ایسا ہو، اس پر
کوئی گناہ نہیں.

دوسری قسم :

جو پیدائشی تو ایسا نہیں، بلکہ عمدا
حرکات و سکنات اور کلام میں عورتوں سے مشابہت اختیار کرتا ہے، تو ایسے شخص کے متعلق

صحیح احادیث میں لعنت وارد ہے ،چنانچہ خنثی کے مقابلے میں مخنث کے مرد ہونے کے بارے میں کوئی ابہام نہیں ہے.

3 خنثی کی دو قسمیں ہیں : خنثی مشکل اور خنثی غیر مشکل.

ا خنثی غیر مشکل :

جس میں مرد یا عورت کی علامات پائی جائیں ، اور یہ تعین ہوجائے کہ یہ مرد ہے یا عورت ، تو یہ خنثی مشکل نہیں ہو گا ، بلکہ یہ مرد ہے اور اس میں زائد اعضاء پائے جاتے ہیں ، یا پھر یہ عورت ہوگی جس میں کچھ زائد اعضاء ہیں ، اور اس کے متعلق اس کی وراثت اور باقی سارے احکام میں علامات کے مطابق حکم لگایا جائے گا۔

ب خنثی مشکل :

یہ وہ ہے جس میں مردانہ یا زنانہ کسی قسم کی علامات ظاہر نہ ہوں ، اور یہ معلوم نہ ہوسکے کہ یہ مرد ہے یا عورت ، یا پھر اس کی علامات میں تعارض پایا جائے .

تو اس سے یہ حاصل ہوا کہ خنثی مشکل کی دو قسمیں ہیں :

ایک تو وہ جس کے دونوں آلے ہوں ، اور اس میں علامات بھی برابر ہوں ، اور دوسری ایسی قسم جس میں دونوں میں سے کوئی بھی آلہ نہ ہو بلکہ صرف سوراخ ہو۔

4 جمہور فقہاء کہتے ہیں کہ اگر بلوغت سے قبل خنثی آلہ تناسل سے پیشاب کرے تو یہ بچہ ہوگا ، اور اگر اندام نہانی سے پیشاب کرے تو یہ بچی ہوگی۔

اور بلوغت کے بعد درج ذیل اسباب میں سے کسی ایک سے واضح ہوجا ئیگا :

اگر تو اس کی داڑھی آ گئی، یا پھر
ذکر سے منی کا اخراج ہو، یا اسکی وجہ سے عورت حاملہ ہوجائے، یا اس تک پہنچ جائے تو
یہ مرد ہے، اور اسی طرح اس میں بہادری و شجاعت کا آنا، اور دشمن پر حملہ آور ہونا
بھی اس کی مردانگی کی دلیل ہے، جیسا کہ علامہ سیوطی نے اسنوی سے نقل کیا ہے.

اور اگر اس کے پستان ظاہر ہو گئے، یا
اس سے دودھ نکل آیا، یا پھر حیض آ گیا، یا اس سے جماع کرنا ممکن ہو تو یہ عورت ہے،
اور اگر اسے ولادت بھی ہوجائے تو یہ عورت کی قطعیت پر دلالت کرتی ہے، اسے باقی سب
مدمقابل علامات پر مقدم کیا جائے گا۔

اور رہا میلان کا مسئلہ تو اگر سابقہ
تمام نشانیاں موجود نہ ہوں تو پھر میلان سے استدلال کیا جائیگا، چنانچہ اگر وہ
مردوں کی طرف مائل ہو تو عورت ہے، اور اگر وہ عورتوں کی طرف مائل ہو تو مرد ہے، اور
اگر وہ کہے کہ میں دونوں کی طرف ایک جیسا ہی مائل ہوں، یا پھر میں دونوں میں سے کسی
کی طرف بھی مائل نہیں تو پھر یہ خنثیٰ مشکل ہے.

سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فقہ میں جہاں بھی خنثیٰ کو مطلق بیان
کیا جائے تو اس سے خنثیٰ مشکل مراد ہوتا ہے. انتہی مختصرا

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (21/20
–23).

دوم :

الخنثیٰ : [یعنی خنثیٰ مشکل] اس کے
دونوں آلے یعنی مردانہ اور زنانہ دونوں عضو ہوں تو اس کی دو قسمیں ہیں :

ایک تو ایسی قسم ہے جس کے بارے میں
مرد یا عورت کا حکم لگانا ممکن نہیں، اور دوسری وہ قسم جس کے بارے میں تعیین کی
جا سکتی ہو، اس کی علامات میں میلان شامل ہے، چنانچہ اگر تو وہ عورت کی طرف مائل ہو
تو وہ مرد ہے، اور اگر اس کا میلان مردوں کی جانب ہے تو وہ عورت ہوگی.

اور جنسی طور پر عاجز وہ شخص ہو گا
جس کا عضو تناسل تو ہے لیکن کسی بیماری یا نفسیاتی یا عصبی یا کسی اور سبب کے باعث
وہ جماع کی طاقت نہ رکھتا ہو، جس کے نتیجہ میں نہ تو اس سے جماع ہو گا، اور نہ ہی
استمتاع اور نہ ہی اولاد پیدا ہو گی.

اس سے یہ واضح ہوا کہ جنسی طور پر ہر
عاجز شخص ہیجڑا یعنی خنثی نہیں ہوتا، بلکہ ہو سکتا ہے وہ کسی بیماری کے سبب جنسی
طور پر کمزور ہو، اس کا ہیجڑا پن کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں، اور یہ بھی ہو سکتا ہے
کہ وہ مخنث ہو لیکن وہ جنسی طور پر وطئ کرنے پر قادر ہو.

ارہا ہیجڑے کی شادی کا مسئلہ تو
اس کے متعلق عرض ہے کہ :

اگر تو وہ غیر مشکل ہے تو اس کی حالت
کے مطابق اس کی دوسری جنس سے شادی کی جائیگا، اور اگر وہ خنثی مشکل ہے تو اس کی
شادی کرنا صحیح نہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ احتمال ہے کہ وہ مرد ہو تو مرد مرد سے
کیسے شادی کر سکتا ہے ؟! اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ عورت ہو تو عورت عورت سے کیسے
شادی کر سکتی ہے ؟!

اور اگر وہ عورت کی طرف مائل ہو اور
مرد ہونے کا دعوی کرے تو یہ اس کے مرد ہونے کی علامت ہے، اور اسی طرح اگر وہ مرد کی
طرف مائل ہو اور عورت ہونے کا دعوی کرے تو وہ عورت ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"خنثی یا تو مشکل ہو گا یا پھر غیر
مشکل، اگر وہ غیر مشکل ہو اور اس میں مردوں کی علامات ظاہر ہوں تو مرد ہے اور اسے
مردوں کے احکام حاصل ہونگے، یا پھر اس میں عورتوں کی علامات ظاہر ہوں تو وہ عورت ہے
اور اسے عورتوں کے احکام حاصل ہوں گے.

اور اگر وہ خنثی مشکل ہے اس میں نہ
تو مردوں اور نہ ہی عورتوں کی علامات ظاہر ہوں تو اس کے نکاح میں ہمارے اصحاب کا
اختلاف ہے :

خرقی کا کہنا ہے کہ اس میں ہیجڑے کی
اپنی بات معتبر ہوگی اور اسے مانا جائیگا، اگر تو وہ کہتا ہے کہ وہ مرد ہے، اور اس
کی طبیعت عورتوں سے نکاح کی طرف مائل ہوتی ہے تو اسے عورت سے نکاح کا حق حاصل ہے،
اور اگر وہ یہ بیان کرے کہ وہ عورت ہے اور اس کی طبیعت مردوں کی طرف مائل ہوتی ہے
تو اس کی مرد سے شادی کی جائیگی؛ کیونکہ یہ ایسی بات ہے جو اسی جنس سے تعلق رکھنے
والا ہی کہہ سکتا ہے، اور اس میں کسی پر زبردستی بھی نہیں ہوگی، تو بالکل اسکی بات
معتبر ہوگی جیسے عورت کی بات حیض اور عدت میں قبول کی جاتا ہے، وہ اپنے آپ کو جانتا
ہے کہ اس کی طبیعت اور شہوت کس جنس کی طرف مائل ہوتی ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و
تعالی نے حیوانات میں عادت بنائی ہے کہ مذکر مؤنث کی طرف مائل ہوتا ہے، اور مؤنث
مذکر کی طرف مائل ہوتا ہے.

اور یہ میلان نفس اور شہوت میں ایک
ایسا معاملہ ہے جسے کوئی اور نہیں جان سکتا صرف صاحب میلان اور شہوت کو پتہ چلتا
ہے، چنانچہ جب ظاہری علامات کے ذریعے ہم کوئی فیصلہ نہیں کر پائے تو ہمیں مجبورا
اندرونی معاملات پر کی طرف رجوع کرنا پڑا"

دیکھیں: المغنی (319/7).

اور یہ کہنا کہ خنثی مشکل کی شادی
صحیح نہیں یہ جمہور علماء کا قول ہے، اگر وہ اپنی طبیعت میں میلان اور شہوت دیکھے
تو پھر کیا کرے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

ہم اسے کہیں گے صبر کرو، حتی کہ اللہ
تعالی آپ کی حالت اس سے بہتر کر دے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ
کہتے ہیں:

"نکاح کے باب میں "خنثی مشکل "جس
میں مردانہ اور زنانہ دونوں اعضائے تناسل ہوں، یعنی مرد کا عضو تناسل بھی اور عورت
کی شرمگاہ بھی اور دونوں سے پیشاب کرنے کی وجہ سے یہ واضح نہ ہو کہ آیا وہ مرد ہے

یا عورت، اور اس میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جو اسے امتیاز کرے کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت تو اس کی شادی کرنا صحیح نہیں، نہ تو وہ عورت سے شادی کرے اور نہ ہی مرد سے، عورت سے شادی اس لیے نہ کرے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ خود بھی عورت ہو، اور عورت کی عورت سے شادی نہیں ہو سکتی، اور نہ ہی کسی مرد سے شادی کرے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ خود بھی مرد ہو اور مرد کی مرد سے شادی نہیں ہو سکتی.

وہ اسی طرح بغیر شادی کے ہی رہے حتی کہ اس کا معاملہ واضح ہو جائے، اور جب واضح ہو جائے تو اگر وہ مردوں میں ہو تو عورت سے شادی کر لے، اور اگر عورتوں میں شامل ہو تو مرد سے شادی کر لے، یہ اس وقت تک حرام ہے جب تک اس کا معاملہ واضح نہیں ہو جاتا۔

دیکھیں: الشرح الممتع (160/12).

اور شیخ رحمہ اللہ اس کو مکمل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"اور اگر اسے شہوت آتی ہو لیکن وہ شرعی طور پر شادی نہیں کر سکتا تو اب وہ کیا کرے؟

ہم اسے کہیں گے کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"تم میں سے جو کوئی بھی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے کیونکہ یہ اس کی آنکھوں کو نیچا کر دیتی ہے، اور شرمگاہ کو محفوظ کرتی ہے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے"

تو ہم اسے کہیں گے کہ تم روزے رکھو.

اور اگر وہ کہتا ہے کہ: میں روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اسے ایسی ادویات دی جا سکتی ہیں جو اسے ٹھنڈا کر دیں، اور یہ قول غیر مشروع طریقہ سے منی خارج کرنے سے بہتر ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (161/12).

ب اور جنسی طور پر عاجز شخص کی
شادی کے متعلق عرض ہے کہ :

شریعت میں اس کے لیے کوئی مانع نہیں،
لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس سے شادی کر رہا ہے اس کے سامنے واضح کرے کہ وہ جنسی طور پر عاجز ہے یعنی اپنی پوری حالت بیان کرے، اور اگر بیان نہیں کرتا تو گنہگار ہوگا، اور عورت کو فسخ نکاح کا حق دیا جائے گا؛ کیونکہ استمتاع اور اولاد شادی کے عظیم مقاصد میں شامل ہیں، اور یہ ان حقوق میں شامل ہیں جو خاوند اور بیوی دونوں میں مشترک ہیں"

اور الموسوعۃ الفقہیۃ میں درج ہے :

"العنۃ : یعنی شہوت نہ ہونا : جمہور
فقھاء کے ہاں یہ ایک ایسا عیب ہے جو ایک برس کی مہلت دینے کے بعد بیوی کو خاوند سے علیحدگی کا اختیار دیتا ہے.

حنابلہ میں سے ایک جماعت جن میں ابو
بکر اور المجد یعنی ابن تیمیہ کے دادا شامل ہیں، انہوں نے اختیار کیا ہے کہ عورت کو فوراً فسخِ نکاح کا اختیار حاصل ہے.

اور جمہور کی دلیل وہ وقعہ ہے جس میں
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے شہوت سے عاجز شخص کے لیے ایک برس کی مہلت دی تھی؛ اور اسکی دلیل یہ بھی ہے کہ بیوی شادی عفت اور عصمت کیلئے کرتی ہے، اور شادی ہی واحد راستہ ہے جس سے یہ ہدف حاصل ہوسکتا ہے، چنانچہ اگر شادی کی کسی صورت میں یہ ہدف حاصل نہ ہو تو فریقین کو فسخ کا حق حاصل ہے، اور علماء اس پر متفق ہیں کہ خرید و فروخت میں عیب کی وجہ سے تھوڑا سا بھی مال جاتا رہے تو اس میں اختیار ثابت ہو جاتا ہے، جبکہ عیب کی وجہ سے بالاولی نکاح کا مقصد فوت ہو جائیگا" انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ(16/31
)

لیکن بعض اوقات کوئی عورت جو عمر
رسیدہ یا کسی مرض کی بنا پر شہوت سے خالی ہو تو وہ راضی ہو سکتی ہے، تو پھر خدمت

اور انس و محبت، نان و نفقہ، باہمی تعاون اور دوسرے مقاصد نکاح کے لیے اس سے شادی کرنے میں کیا مانع ہے؟

شیخ ابراہیم بن محمد بن سالم ضویان الحنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور جس کو شہوت نہیں مثلا عنین اور بڑی عمر کے شخص کے لیے شادی کرنا مباح ہے؛ کیونکہ شریعت میں اس کی ممانعت نہیں ہے.

دیکھیں: منار السبیل (911/2).

"العنین" جماع سے عاجز شخص کو کہتے ہیں، اور بعض اوقات وہ جماع کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن وہ جماع نہیں کر سکتا.

اگر بیوی کو معلوم ہو جائے کہ خاوند جنسی طور پر کمزور ہے اور وہ اس کے ساتھ رہنے پر راضی ہو جائے تو بیوی کا حق فسخ ساقط ہو جائیگا.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور اگر اس نے [نکاح کے] وقت کہا کہ: میں وطئ سے عاجز شخص پر راضی ہوئی تو مستقل طور پر اس کا اختیار ساقط ہو جاتا ہے"، مثلا ایسی عورت جو جماع کی استطاعت نہ رکھنے والے خاوند پر راضی ہو گئی، اور پھر باقی عورتوں کی طرح اس عورت کو بھی نکاح کی شہوت پیدا ہو گئی اور وہ اپنا نکاح فسخ کرنا چاہے تو ہم کہیں گے:

تمہیں کوئی اختیار نہیں، اور اگر وہ کہے کہ: اس وقت تو میں اس کو پسند کرتی اور اس پر راضی تھی، لیکن اب مدت زیادہ ہو گئی ہے اور میں اس کو نہیں چاہتی، تو ہم اسے کہیں گے: اب تجھے کوئی اختیار نہیں، کیونکہ یہ کوتاہی تیری جانب سے ہی تھی"

دیکھیں: الشرح الممتع (211/12).

مزید آپ سوال نمبر (
102553)اور(10620) کے
جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

خلاصہ یہ ہوا کہ :

خنثی یعنی ہیجڑے کی اگر حقیقت حال کا
علم نہ ہو کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت، تو اس کی شادی کرنا جائز نہیں، اور اگر اس کی
حالت واضح ہو کہ وہ مرد ہے : تو اس کی شادی کرنا صحیح ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسی
حالت میں ڈاکٹر سے رائے طلب کی جائے جو موروثی بیماریوں اور اس صورتِ حال کا ماہر
ہو تا کہ اس کی حالت اور اس سے شادی کے امکان کی وضاحت کر سکے.

لیکن جنسی طور پر کمزور یا پھر جنسی
طور پر عاجز شخص کی شادی صحیح ہے، لیکن شادی سے قبل اسے اپنی حالت بیان کرنا ضروری
ہے، اگر وہ حالت بیان اور واضح کرتا ہے تو اس کی اس کے ساتھ صحیح ہے جسے علم ہو کہ
وہ اسی حالت میں اس کے ساتھ رہ سکتی ہے، مثلا کہ عورت بھی اسی طرح کی ہو اور اسے
مردوں کی خواہش نہ ہو، لیکن نوجوان لڑکی تو شادی میں وہی کچھ چاہتی ہے جس طرح دوسری
نوجوان لڑکیاں چاہتی ہیں.

اس لیے ہم ایسا کرنے کا مشورہ نہیں
دینگے کیونکہ ہو سکتا ہے وہ عورت خیال کرے کہ وہ صبر کر لے گی، لیکن بعد میں وہ صبر
نہ کر سکے، اور جو اسے حاصل نہیں ہو سکا اسکے لئے حرام کے متعلق سوچنا شروع کر دے
اللہ اس سے محفوظ رکھے.

بہر حال معاملہ جو بھی ہو : ہم آپ کو
یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ یہ خطرات میں مت پڑیں، اور ایسی شخصیت کے مالک آدمی سے
شادی کر کے اپنے آپ کو دھوکے میں مت ڈالیں.

واللہ اعلم.